مُصلّٰی حنفی

مُصلّٰی مالکی

مُصلّٰی حنبلی

مُصلّٰی شافعی

1925

صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي

أعـوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْـطانِ الرَّجيـم

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

# الحمدلله والصلاة والسلام على رسول الله أما بعد.

# صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یہ موضوع "صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي" کتاب "فرقہ واریت کی اصل وجہ" کا ایک حصہ ہے فرقہ واریت کی اصل وجوہات اور ان کا حل قرآن اور صحیح احدیث مبارکہ سے معلوم کرنے کے لیے ایک مرتبہ ضرور اس کتاب کو پڑھے ان شاء اللہ قرآن و صحیح حدیث سے اصل مثلا معلوم ہوگا۔

مسلمانوں میں ایک نیکی کا کام جو مل کر کیا جاتا ہے وہ ہے نماز۔

لیکن اِس کام میں بھی لوگ فرقہ بازی کرتے ہے کوئی حنفی طریقے سے نماز پڑتا ہے تو کوئی شافعي تو کوئی حنبلی تو کوئی مالکی تو کوئی جعفری طریقے سے نماز پڑتا ہے سب آپنے آپنے فرقوں کے طریقوں میں خوش ہے اور دوسروں کے طریقے سے ناخوش۔

اگر کوئی شخص بتائے کہ نبی کریم ﷺ کی نماز کا طریقہ یہ نہیں ہے جو تم کررہے ہو تو لوگ غضبناک ہوکر جواب دیتے ہے کہ کیا ہمارے علماء غلط تھے کیا ہمارے امام کو نہیں معلوم تھا؟!

علماء سوء نے لوگوں کو اِس طرح گمراہ کیا ہے کہ لوگ نبی کریم ﷺ کی نماز کے طریقے سے بغض رکھتے ہے

اللہ اِن لوگوں کوں ہدایت دے۔

# نماز کس طرح پڑھے ؟

عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ ، قَالَ : أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ ، فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً ، فَظَنَّ أَنَّا اشْتَقْنَا أَهْلَنَا ، وَسَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا فِي أَهْلِنَا فَأَخْبَرْنَاهُ ، وَكَانَ رَفِيقًا رَحِيمًا ، فَقَالَ : ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي ، وَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ ، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ .

ترجمہ : ابوسلیمان مالک بن حویرثؓ نے بیان کیاکہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں مدینہ حاضر ہوئے اور ہم سب نوجوان اور ہم عمر تھے۔ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ بیس دنوں تک رہے۔ پھر نبی کریم ﷺ کو خیال ہواکہ ہمیں اپنے گھر کے لوگ یاد آرہے ہوں گے اور نبی کریم ﷺ نے ہم سے ان کے متعلق پوچھا جنہیں ہم اپنے گھروں پر چھوڑکرآئے تھے۔ ہم نے نبی کریم ﷺ کو سارا حال سنا دیا۔آپ بڑے ہی نرم خو اور بڑے رحم کرنے والے تھے۔آپ ﷺ نے فرمایاکہ تم اپنے گھروں کو واپس جاؤ اور اپنے ملک والوں کو دین سکھاؤ اور بتاؤ اور تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے اور جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے ایک شخص تمہارے لیے اذان دے پھر جو تم میں بڑا ہو وہ امامت کرائے۔

صحیح بُخاری 6008-

یعنی نماز صرف اور صرف نبی کریم ﷺ کے طریقے پر ہی پڑی جائے ۔

# نبی کریم ﷺ کی نماز کا طریقہ کیا ہے ؟

**سب سے پہلے جو نماز ادا کرنی ہو اس کی نیت کرے کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى ، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا ، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ .**

ترجمہ : تمام اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر عمل کا نتیجہ ہر انسان کو اس کی نیت کے مطابق ہی ملے گا۔ پس جس کی ہجرت (ترک وطن) دولت دنیا حاصل کرنے کے لیے ہو یا کسی عورت سے شادی کی غرض ہو۔ پس اس کی ہجرت ان ہی چیزوں کے لیے ہوگی جن کے حاصل کرنے کی نیت سے اس نے ہجرت کی ہے۔

صحیح بُخاری 1۔

لیکن نیت کا تعلق دل سے ہے لوگ زبان سے نیت کرتے ہیں جو کے ثابت نہیں ۔ نیت تو دل کے ارادے کو کہتے ہیں صحیح طریقہ یہ ہے کہ آپ دل میں ارادہ کر لے کے آپ کو کونسی نماز ادا کرنی ہے ۔

اور زبان سے نیت پڑنا بدعت ہے ۔

## آپ ﷺ نماز تکبیر تحریمہ (اللہ اکبر) سے شروع کرتے اور تکبیر کہتے وقت رفع یدین (یعنی اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھایا) کرتے ۔

حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، أَنّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَتَحَ التَّكْبِيرَ فِي الصَّلَاةِ ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ يُكَبِّرُ حَتَّى يَجْعَلَهُمَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ، وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَهُ ، وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَعَلَ مِثْلَهُ وَقَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ، وَلَا يَفْعَلُ ذَلِكَ حِينَ يَسْجُدُ وَلَا حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ .

ترجمہ : عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نماز تکبیر تحریمہ سے شروع کرتے اور تکبیر کہتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھا کر لے جاتے (یعنی رفع یدین کرتے) اور جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے تب بھی اسی طرح کرتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تب بھی اسی طرح کرتے اور ربنا ولک الحمد کہتے۔ سجدہ کرتے وقت یا سجدے سے سر اٹھاتے وقت اس طرح رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

صحیح بُخاری 736 تا 739 -

اور یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ پہلے رفع یدین کرتے اور پھر تکبیر کہتے : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ: «كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ لِلصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ كَبَّرَ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ، وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ، وَلَا يَفْعَلُهُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ»

**ترجمہ :** حضرت ابن عمرؓ نے کہا : رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتے حتیٰ کہ آپ کے کندھوں کے سامنے آجاتے ، پھر اللہ اکبر کہتے ، پھر جب رکوع کرنا چاہتے تو یہی کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی ایسا کرتے اور جب سجدے سے اپنا سر اٹھاتے تو ایسا نہ کرتے تھے ۔

**صحیح مسلم 862,863-**

اور یہ بھی ہے کے پہلے تکبیر کہتے پھر رفع یدین کرتے

**حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ، فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَلَمَّا رَكَعَ طَبَّقَ يَدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ ، قَالَ: فَبَلَغَ ذَلِكَ سَعْدًا، فَقَالَ: صَدَقَ أَخِي، قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هَذَا ثُمَّ أُمِرْنَا بِهَذَا، يَعْنِي الْإِمْسَاكَ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ.**

**ترجمہ :** عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز سکھائی تو آپ نے تکبیر (تکبیر تحریمہ ) کہی اور رفع یدین کیا، پھر جب آپ ﷺ رکوع میں گئے تو دونوں ہاتھ ملا کر آپ نے انہیں اپنے دونوں گھٹنوں کے بیچ میں رکھ لیا، جب یہ خبر سعد بن ابی وقاصؓ کو پہنچی تو انہوں نے کہا: سچ کہا میرے بھائی ( عبداللہ بن مسعودؓ) نے، پہلے ہم ایسا ہی کرتے تھے، پھر آپ ﷺ نے ہمیں اس کا یعنی دونوں ہاتھوں سے دونوں گھٹنوں کے پکڑنے کا حکم دیا۔

**سنن ابی داؤد 747 ( صحیح )**

تینوں طریقے صحیح ہے تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرے یا پہلے تکبیر کہے پھر رفع الیدین کرے یا پہلے رفع الیدین کرے پھر تکبیر کہے ۔

## رفع الیدین کا صحیح طریقہ

بہت سے لوگ رفع یدین کرتے وقت اپنے کانوں کو پکڑتے ہیں یا اپنے کانوں تک انگوٹھا چپکا لیتے ہیں یہ طریقہ صحیح نہیں ہے **صحیح طریقہ** یہ ہے کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو اُن کی اصل جگہ پر چھوٹے پھر اپنے دونوں ہتھیلیاں کو اپنے کندھوں کے بالمقابل لئے جائیں اور جب آپ کی ہتھیلیاں آپ کے کندھوں کے برابر ہوگی تو آپ کی انگلیاں (انگوٹھے) آپ کے کانوں کے بالمقابل ہوگی ۔

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، **أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ** ، إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا ، كَذَلِكَ أَيْضًا ، وَقَالَ : سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ، وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ .

**ترجمہ :** سالم بن عبداللہ نے اپنے باپ (عبداللہ بن عمرؓ) سے کہ **رسول اللہ ﷺ نماز شروع کرتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے**، اسی طرح جب رکوع کے لیے اللہ اکبر کہتے اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو دونوں ہاتھ بھی اٹھاتے (رفع یدین کرتے) اور رکوع سے سر مبارک اٹھاتے ہوئے سمع اللہ لمن حمدہ، ربنا ولک الحمد کہتے تھے ۔ سجدہ میں جاتے وقت رفع یدین نہیں کرتے تھے ۔

**صحیح بُخاری 735 صحیح مسلم 861.**

حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ: «أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ» فَقَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ

ترجمہ : حضرت مالک بن حویرثؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اللہ اکبر کہتے تو اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتے یہاں تک کہ انہیں اپنے کانوں کے برابر لے جاتے اور جب رکوع کرتے تو (پھر) اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتے یہاں تک کہ انہیں اپنے کانوں کے برابر لے جاتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور ایسا ہی کرتے ۔

صحیح مسلم 865.

أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ كُلَيْبٍ يَذْكُرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَقُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ إِبْهَامَيْهِ قَرِيبًا مِنْ أُذُنَيْهِ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَانَتْ يَدَاهُ مِنْ أُذُنَيْهِ عَلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي اسْتَقْبَلَ بِهِمَا الصَّلَاةَ

ترجمہ : حضرت وائل بن حجرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ آیا تو میں نے (اپنے دل میں) کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کو بغور دیکھوں گا ۔ (میں نے دیکھا کہ) آپ نے اللہ اکبر کہا اور اپنے ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ میں نے آپ کے انگوٹھے آپ کے کانوں کے قریب دیکھے ۔ جب آپ نے رکوع کرنے کا ارادہ کیا تو اللہ اکبر کہا اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے ، پھر اپنا سر (رکوع سے) اٹھایا تو آپ نے کہا:

[سمع اللہ لمن حمدہ] پھر اللہ اکبر کہا اور سجدہ کیا تو آپ کے دونوں ہاتھ کانوں سے اسی جگہ تھے جہاں نماز شروع کرتے وقت تھے ۔ (یعنی کانوں کے برابر تھے ۔)

سنن نسائی 1103 صحیح....

## آپ ﷺ تکبیر اور رفع الیدین کے باد اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت، کلائی اور ساعد یعنی ذراع پر رکھا کرتے تھے اور آپ ﷺ کے مبارک زمانے میں لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ذراع پر رکھیں :

أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ أَخْبَرَهُ قَالَ قُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّي فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَقَامَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَاذَتَا بِأُذُنَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى كَفِّهِ الْيُسْرَى وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا قَالَ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ لَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا ثُمَّ سَجَدَ فَجَعَلَ كَفَّيْهِ بِحِذَاءِ أُذُنَيْهِ ثُمَّ قَعَدَ وَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ وَرُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَجَعَلَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الْأَيْمَنِ عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ قَبَضَ اثْنَتَيْنِ مِنْ أَصَابِعِهِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً ثُمَّ رَفَعَ إِصْبَعَهُ فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُو بِهَا

ترجمہ :وائل بن حجرؓ کہتے ہیں کہ میں نے (اپنے جی میں) کہا کہ میں یہ ضرور دیکھوں گا کہ رسول اللہ ﷺ نماز کیسے پڑھتے ہیں ، چنانچہ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ کھڑے ہوئے تو اللہ اکبر کہا، اور اپنے دونوں ہاتھ یہاں تک اٹھائے کہ انہیں اپنے کانوں کے بالمقابل لے گئے، پھر آپ نے اپنا داہنا ہاتھ اپنی بائیں ہتھیلی (کی پشت)، کلائی اور ساعد پر رکھا ، پھر جب رکوع کرنے کا ارادہ کیا تو پھر اسی طرح اپنے

دونوں ہاتھوں کو اٹھایا، پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھا، پھر جب آپ نے رکوع سے اپنا سر اٹھایا تو پھر اسی طرح اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا، پھر آپ نے سجدہ کیا، اور اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اپنے دونوں کانوں کے بالمقابل رکھا، پھر آپ نے قعدہ کیا، اور اپنے بائیں پیر کو بچھا لیا، اور اپنی بائیں ہتھیلی کو اپنی بائیں ران اور گھٹنے پر رکھا، اور اپنی داہنی کہنی کا سرا اپنی داہنی ران کے اوپر اٹھائے رکھا، پھر آپ نے اپنی انگلیوں میں سے دو کو بند کر لیا، اور (بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے) حلقہ (دائرہ) بنا لیا، پھر آپ ﷺ نے اپنی شہادت کی انگلی اٹھائی، تو میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اسے حرکت دے رہے تھے اور اس سے دعا کرتے تھے۔

**سنن نسائی 890 مسند احمد .......**

**ساعد :** کہنی سے ہتھیلی تک کا حصہ۔

**القاموس ص-769**

**حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُونَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنَى عَلَى ذِرَاعِهِ الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ ، قَالَ أَبُو حَازِمٍ : لَا ، أَعْلَمُهُ إِلَّا يَنْمِي ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ إِسْمَاعِيلُ : يُنْمَى ذَلِكَ وَلَمْ يَقُلْ يَنْمِي .**

ترجمہ : ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا امام مالک سے، انھوں نے ابوحازم بن دینار سے، انھوں نے سہل بن سعدؓ سے کہ لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ذراع پر رکھیں، ابوحازم بن دینار نے بیان کیا کہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ آپ اسے رسول اللہ ﷺ تک پہنچاتے

تھے۔ اسماعیل بن ابی اویس نے کہاکہ یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچائی جاتی تھی یوں نہیں کہاکہ پہنچاتے تھے۔

صحيح بُخاری 740 ۔

ذراع : کہنی کے سرے سے درمیانی انگلی کے سرے تک (کا حصہ)

القاموس ص- 568.

اگر ہم اپنے دایاں ہاتھ اپنے بائیں ذراع یعنی ہتھیلی (کی پشت)، کلائی اور ساعد پر رکھیں تو ہاتھ خود بخود ناف سے اوپر یعنی "صدر" کے درمیانی حصے پر آجاتا ہے مسند احمد کی صحیح حدیث ہے : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سِمَاكٌ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ وَرَأَيْتُهُ قَالَ يَضَعُ هَذِهِ عَلَى صَدْرِهِ وَصَفَّ يَحْيَى الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فَوْقَ الْمِفْصَلِ

ترجمہ : حضرت هلبؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دائیں جانب سے واپس جاتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور بائیں جانب سے بھی اور میں نے نبی کریم ﷺ کو اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر سینے کے اوپر رکھے ہوئے دیکھا ہے جبکہ داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ کے جوڑ پر تھا۔

مسند احمد 22017 ( 22313)

نبی ﷺ اپنا داہنا ہاتھ اپنی بائیں ہتھیلی کی پشت، کلائی اور ساعد (یعنی ذراع) پر رکھ کر سینے (صدر) پر رکھتے۔

صدر : گردن کے نیچے سے ناف تک کا حصہ

## ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے والی روایت ضعیف ہے

### ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے والی روایت :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ وَضْعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ .

ترجمہ : (ابو داؤد بیان کرتے ہیں) محمد بن محبوب سے وہ حفص بن غیاث سے وہ عبد الرحمن بن اسحاق (الکوفی) سے وہ زیاد بن زید سے وہ ابو جحیفہ سے ابو جحیفہ کہتے ہیں کہ علیؓ کا کہنا ہے کہ نماز میں ہتھیلی کو ہتھیلی پر رکھ کر ناف کے نیچے رکھنا سنت ہے۔

ابو داؤد 756

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ الْكُوفِيِّ، عَنْ سَيَّارٍ أَبِي الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَخْذُ الْأَكُفِّ عَلَى الْأَكُفِّ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ ، قَالَ أَبُو دَاوُد: سَمِعْت أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يُضَعِّفُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ إِسْحَاقَ الْكُوفِيَّ.

ترجمہ : (ابو داؤد بیان کرتے ہیں) مسدد اور وہ عبد الواحد بن زیاد سے وہ عبد الرحمن بن اسحاق الکوفی سے وہ سیار ابی الحکم سے وہ ابی وائل سے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا کہ نماز میں ہتھیلی کو ہتھیلی سے پکڑ کر ناف کے نیچے رکھنا ( سنت ہے ) ۔ ابوداؤد کہتے ہیں: میں نے احمد بن حنبل کو سنا، وہ عبدالرحمٰن بن اسحاق کوفی کو ضعیف قرار دے رہے تھے۔

ابو داؤد 758

اِس روایت کی سند میں عبدالرحمٰن بن اسحاق کوفی ضعیف راوی ہے خود امام ابوداؤد اُس روایت کے نیچے لکھتے ہے کہ سَمِعْت أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يُضَعِّفُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ إِسْحَاقَ الْكُوفِيَّ.

## ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا ثابت نہیں

اور کچھ ایسے بھی ہیں جو ناف کے اوپر ہاتھ باندھتے ہیں اور اُن کی دلیل : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ يَعْنِي ابْنَ أَعْيَنَ، عَنْ أَبِي بَدْرٍ، عَنْ أَبِي طَالُوتَ عَبْدِ السَّلَامِ، عَنْ ابْنِ جَرِيرٍ الضَّبِّيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُمْسِكُ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ عَلَى الرُّسْغِ فَوْقَ السُّرَّةِ ، قَالَ أَبُو دَاوُد: وَرُوِيَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَوْقَ السُّرَّةِ، قَالَ أَبُو مِجْلَزٍ: تَحْتَ السُّرَّةِ، وَرُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

ترجمہ : جریر ضبی کہتے ہیں کہ میں نے علیؓ کو دیکھا کہ وہ اپنے داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ کا پہنچا (گٹا) پکڑے ہوئے ناف سے اوپر رکھے ہوئے ہیں۔ ابوداؤد کہتے ہیں: سعید بن جبیر سے فوق السرۃ (ناف سے اوپر) مروی ہے اور ابو مجلز نے تحت السرۃ (ناف کے نیچے) کہا ہے اور یہ بات ابوہریرہؓ سے بھی روایت کی گئی ہے لیکن یہ قوی نہیں۔

ابو داؤد 757.

فوق السرة : علماء سوء اِس کا ترجمہ کرتے ہوئے دھوکہ دیتے ہیں کہ "ناف کے اوپر" اور پھر ناف پر ہاتھ باندھتے ہے جب کہ فوق السرة کا صحیح ترجمہ "ناف سے اوپر" ہے یہ دھوکہ صرف اردو میں دے سکتے ہیں "سے" "کو" "کے" بنا کر لیکن

ENGLISH میں نہیں فوق السرۃ کا ترجمہ ہے :

**ABOVE THE NAVEL. (UP FROM THE NAVEL).**

ناف سے اوپر۔

ناف سے اوپر یعنی صدر کے درمیانی حصے پر ہاتھ باندھنا سنت ہے اور إرسال الیدین یعنی نماز میں ہاتھ چھوڑ کر قیام کرنا ثابت ہے ۔

إرسال الیدین کے حوالے سے طبرانی (المعجم الکبیر) اور مجمع الزوائد میں نبی ﷺ سے مرفوع روایت ملتی ہے لیکن وہ أصول محدثین میں ضعیف ہے اِس کی سند میں خصیب بن جحدر ضعیف ، کذاب راوی ہے لیکن حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے یہ عمل ثابت ہے مصنف ابن ابی شیبہ 3950(3971) صحیح

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ خود اِس حدیث کے راوی ہے کہ "(نماز میں) دونوں قدموں کو برابر رکھنا، اور ہاتھ پر ہاتھ رکھنا (یعنی ہاتھ باندھنا) سنت ہے۔" ابو داؤد 754 صحیح

اور خود نماز میں ہاتھ چھوڑ کر قیام کرتے تھے اور کوئی ایک صحابی اِس میں آپ سے اختلاف نہیں کرتا اور سنن ابو داؤد میں ہے کہ حضرت ابن عباسؓ سے جب کُچھ لوگوں نے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی نماز کے متعلق سوال کیا تو حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا :

" إِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْتَدِ بِصَلَاةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ".

ترجمہ : اگر تم رسول اللہ ﷺ کی نماز کو دیکھنا چاہتے ہو تو عبداللہ بن زبیر کی نماز کی پیروی کرو۔

ابو داؤد 739 شیخ محمد ناصر الدین البانی (رحمۃ اللہ علیہ) نے اِس حدیث کو صحیح کہا ہے ۔

اور حضرت ابو حمید الساعدیؓ کی حدیث میں بھی إرسال الیدین کا اشارہ موجود ہے

(ابو داؤد 730) صحیح

نماز میں اپنا داہنا ہاتھ اپنی بائیں ذراع پر رکھ کر سینے (صدر) پر رکھنا اور إرسال الیدین یعنی نماز میں ہاتھ چھوڑ کر قیام کرنا ثابت ہے لیکن ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا ثابت نہیں اللہ تعالیٰ ہمیں حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

* نبی ﷺ کا حکم : اپنی صفیں برابر کر لو اور مل کر کھڑے ہو جاؤ صحیح بخاری 719.: لوگ نماز کے لیے صف بندی کرتے وقت اپنی صفیں برابر نہیں کرتے لوگ اپنے ساتھی کے کندھے سے کندھا اور قدم سے قدم نہیں ملاتے جب کہ نبی کریم ﷺ کا حکم ہے کہ : ''اپنی صفیں قائم کرو، کندھے برابر رکھو، شگاف بند کرو، اپنے بھائیوں کے ہاتھوں کے لیے نرم ہو جاؤ، شیطان کے لیے شگاف (خالی جگہ) نہ چھوڑو اور جو شخص صف ملائے گا اللہ (اپنی رحمت کے ساتھ) اسے ملائے گا اور جو اسے قطع کرے گا، اللہ اسے (اپنی رحمت سے) قطع کر دے گا۔'' مشکوٰۃ 1102 صحیح ...۔

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي ، وَكَانَ أَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ وَقَدَمَهُ بِقَدَمِهِ .

ترجمہ : آپ ﷺ نے فرمایا، صفیں برابر کر لو۔ میں تمہیں اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا رہتا ہوں اور ہم میں سے ہر شخص یہ کرتا کہ (صف میں) اپنا کندھا اپنے ساتھی کے کندھے سے اور اپنا قدم (پاؤں) اس کے قدم (پاؤں) سے ملا دیتا تھا۔

صحیح بُخاری 725.

اللہ تعالیٰ ہمیں حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ۔

## نبی اکرم ﷺ جب نماز (میں قیام) شروع کرتے تو یہ دعا (ثناء) پڑھتے :

"سبحانك اللهم وبحمدك تبارك اسمك وتعالى جدك ولا إله غيرك "

ترجمہ : اے اللہ! تو اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے ۔ تیرا نام بڑا بابرکت ہے اور تیری عظمت و شان بڑی بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں

ابو داؤد 774, ترمذی 242,243, سنن نسائی 806,صحیح مسلم 892......

آپ ﷺ سے یہ دعا بھی ثابت ہے **: " اللـهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اللهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اللهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ"**

*ترجمہ* : اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اس طرح دوری ڈال دے جس طرح تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دوری ڈالی ہے۔ اے اللہ! مجھے میرے گناہوں سے اس طرح پاک صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! مجھے میرے گناہوں سے پاک کر دے برف کے ساتھ، پانی کے ساتھ اور اولوں کے ساتھ

صحیح مسلم 1354,صحیح بُخاری 744.

**آپ ﷺ ثناء پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑتے : أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ**

*ترجمہ* : میں پناہ مانگتا ہوں اللہ السمیع (یعنی وہ سونے والا جس کے جیسا کوئی نہیں) اور العلیم (یعنی وہ جانے والا جس کے جیسا کوئی نہیں) کی شیطان مردود کے وسوسہ (دلانے) سے، اور تکبر (پہ آمادہ کرنے) سے، اور پھونکوں (کے ذریعہ جادو کرد ینے) سے۔

ابو داؤد 775 صحیح ...

**اور صرف : اعوذباللہ من الشیطان الرجیم** پڑھنا بھی صحیح ہے۔

**آپ ﷺ اِسکے بعد: بسم الله الرحمن الرحيم سراً (یعنی آہستہ) آواز میں پڑھتے تھے**

سنن نسائی 907,906.صحیح ...۔

**اِسکے بعد آپ ﷺ سورۃ فاتحہ پڑھتے: ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ ۝ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ۝ مَٰلِكِ يَوۡمِ ٱلدِّينِ ۝ إِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَإِيَّاكَ نَسۡتَعِينُ ۝ ٱهۡدِنَا ٱلصِّرَٰطَ ٱلۡمُسۡتَقِيمَ ۝ صِرَٰطَ ٱلَّذِينَ أَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ غَيۡرِ ٱلۡمَغۡضُوبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا ٱلضَّآلِّينَ ۝**

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو پروردگار ہے سب جہانوں کا، ۝ جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے، ۝ جو مالک ہے، بدلے کے دن کا، (مالک!) ۝ ہم تیری ہی بندگی کرتے ہیں، (اور کرتے رہیں گے) اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں، (اور مانگتے رہیں گے) ۝ (اے رب ہمارے!) ہمیں ہدایت بخش سیدھی راہ کی۔ ۝ یعنی ان حضرات کی راہ، جن پر تیرا انعام ہوا نہ ان کی جن پر تیرا غضب ہوا، اور نہ ان کی جو بھٹک گئے۔ ۝

صحیح بُخاری 743 صحیح مسلم 892 ، سنن نسائی 880.

**مقتدی ہو یا امام ہو یا منفرد ہو جِس شخص نے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی اُس کی نماز نہیں** : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس شخص نے سورۃ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز نہیں ہوئی۔

صحیح بُخاری 756, صحیح مسلم 874,ترمذی 274,ابن ماجہ 837.

**آپ ﷺ سورۃ فاتحہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے ۔:** عَنِ ابْنِ أَ بِی مُلَیْکَۃَ أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَلَا أَ عْلَمُہَا إِلَّا حَفْصَۃَ سُئِلَتْ عَنْ قِرَائَۃِ رَسُولِ اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَتْ: إِنَّکُمْ لَا تُطِیقُونَہَا قَالَتْ: {اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِینَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ} تَعْنِی التَّرْتِیلَ

ترجمہ: ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی کسی بیوی سے سوال کیا گیا، میرا خیال تو یہی ہے کہ وہ سیدہ حفصہؓ تھیں، نبی کریم ﷺ کی قراء ت کے بارے میں سوال کیا گیا تھا، انھوں نے کہا: تم اُس اندازِ تلاوت کی طاقت نہیں رکھتے، پھر انھوں نے کہا کہ آپ ﷺ ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے: {اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِینَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ}۔

مسند احمد 26513 ، ترمذی 2927 مشکوٰۃ 2205۔ صحیح

یعنی آپ ﷺ اِن وقفوں میں مقتدیوں کو سورۃ فاتحہ پڑھنے کا موقعہ دیتے تھے ۔

**(اگر امام وقفہ اور سکتے نہ لئے تب) امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا:** حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاق، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ، فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ: إِنِّي أَرَاكُمْ تَقْرَءُونَ وَرَاءَ إِمَامِكُمْ، قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِي وَاللَّهِ، قَالَ: فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا .

ترجمہ : عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فجر پڑھی، آپ پر قرأت دشوار ہو گئی، نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے فرمایا: "مجھے لگ رہا ہے کہ تم لوگ اپنے امام کے پیچھے قرأت کرتے ہو؟" ہم نے عرض کیا: جی ہاں، اللہ کی قسم ہم قرأت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: "تم ایسا نہ کیا کرو سوائے سورۃ فاتحہ کے اس لیے کہ جو اسے نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی ہے"۔ ترمذی 311 صحیح

.....اور اس کے بعد والی حدیث میں ہے کہ صحابہؓ فرماتے ہیں : تو جب لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی تو لوگ رسول اللہ ﷺ کے ان نمازوں میں (سورۃ فاتحہ کے سِوا اور) قرأت کرنے سے رک گئے جن میں آپ بلند آواز سے قرأت کرتے تھے۔ ترمذی 312. یعنی صحابہؓ باقی سراًرکعتوں میں اور سورۃ بھی پڑھتے تھے ۔

**حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيل بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ، أَنَّ أَبَا السَّائِبِ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ، فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، فَإِنِّي أَكُونُ أَحْيَانًا وَرَاءَ الْإِمَامِ، فَغَمَزَ ذِرَاعِي وَقَالَ: يَا فَارِسِيُّ، اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ .**

ترجمہ : ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کوئی نماز پڑھی اور اس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی تو وہ نماز ناقص و ناتمام ہے ، ابوالسائب کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے ابوہریرہ! کبھی میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں (تو کیا پھر بھی سورۃ فاتحہ پڑھوں) ابوہریرہؓ نے میرا بازو دبایا اور کہا: اے فارسی! اسے اپنے دل میں پڑھ لیا کر۔

**ابن ماجہ 838, صحیح مسلم 879,880،878,881, ابو داؤد 821,ترمذی 2953,سنن نسائی 910, مسند احمد .....**

## نبی اکرم ﷺ کا حکم: جب امام ﴿ولا الضالین﴾ کہے تو تم آمین کہو:

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَابْنُ خَشْرَمٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا يَقُولُ: لَا تُبَادِرُوا الْإِمَامَ إِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ: وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا: آمِينَ، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: اللهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

ترجمہ: اعمش نے ابو صالح سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ہمیں تعلیم دیتے تھے، فرماتے تھے: امام سے آگے نہ بڑھو، جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو، جب وہ ﴿ولا الضالین﴾ کہے تو تم آمین کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب وہ سمع الله لمن حمده کہے تو تم اللهم، ربنا لك الحمد کہو۔''

صحیح مسلم 933,932

أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَاذَتَا أُذُنَيْهِ ثُمَّ يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهَا قَالَ آمِينَ يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ

ترجمہ: حضرت وائل بن حجرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب آپ نے نماز شروع فرمائی تو اللہ اکبر کہا اور اپنے ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ وہ کانوں کے برابر ہو گئے، پھر آپ نے سورۂ فاتحہ پڑھی۔ جب سورت سے فارغ ہوئے تو بلند آواز سے آمین کہی۔

سنن نسائی 880 صحیح ......۔

## آمین کی آواز سے حسد کرنے والے یہودی :حَدَّثَنَا إِسْحَاق بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا حَسَدَتْكُمْ الْيَهُودُ عَلَى شَيْءٍ، مَا حَسَدَتْكُمْ عَلَى السَّلَامِ وَالتَّأْمِينِ .

ترجمہ : ام المؤمنین عائشہؓ کہتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہود نے تم سے کسی چیز پر اتنا حسد نہیں کیا جتنا سلام کرنے، اور آمین کہنے پر حسد کیا۔

ابن ماجہ 856,مسند احمد..... صحیح

## نبی اکرم ﷺ نے سورۃ فاتحہ اور مزید جو (صورت یا آیت) آسان لگے پڑھنے کا حکم دیا:

حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَمَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَا تَيَسَّرَ

ترجمہ : سیدنا ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں : ہمارے نبی ﷺ نے ہمیں سورۂ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا اور مزید جو آسان لگے۔

مسند احمد 11435(1600) (صحیح) ، ابو داؤد 818,819

حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ، بِهَذِهِ الْقِصَّةِ، قَالَ: إِذَا قُمْتَ فَتَوَجَّهْتَ إِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَبِمَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَقْرَأَ، وَإِذَا رَكَعْتَ فَضَعْ رَاحَتَيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ وَامْدُدْ ظَهْرَكَ، وَقَالَ: إِذَا سَجَدْتَ فَمَكِّنْ لِسُجُودِكَ، فَإِذَا رَفَعْتَ فَاقْعُدْ عَلَى فَخِذِكَ الْيُسْرَى

.

ترجمہ : جناب علی بن یحییٰ بن خلاد نے حضرت رفاعہ بن رافعؓ سے یہ قصہ بیان کیا کہا : جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو اور اپنا رخ (چہرہ) قبلہ کی طرف کر لو تو تکبیر (تکبیر تحریمہ) کہو، پھر سورۃ فاتحہ پڑھو اور قرآن مجید میں سے جس کی اللہ توفیق دے پڑھو، پھر جب رکوع میں جاؤ تو اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھو اور اپنی پیٹھ برابر رکھو، اور فرمایا: جب تم سجدہ میں جاؤ تو اپنے سجدوں میں (پیشانی کو) ٹکائے رکھو اور جب سجدے سے سر اٹھاؤ تو اپنی بائیں ران پر بیٹھو۔

ابو داؤد 859 صحیح ...۔

## نبی کریم ﷺ ظہر اور عصر کی آخری دو رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھتے اور کبھی کبھی ساتھ میں کوئی سورۃ بھی ملا لیتے تھے : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ

إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الْأُولَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ ، وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ وَيُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مَا لَا يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ ، وَهَكَذَا فِي الْعَصْرِ ، وَهَكَذَا فِي الصُّبْحِ .

ترجمہ : نبی کریم ﷺ ظہر کی دو پہلی رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے اور آخری دو رکعات میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھتے۔ کبھی کبھی ہمیں ایک آیت سنا بھی دیا کرتے تھے اور پہلی رکعت میں قرآت دوسری رکعت سے زیادہ کرتے تھے۔ عصر اور صبح کی نماز میں بھی آپ کا یہی معمول تھا۔

صحیح بُخاری 776,صحیح مسلم 1013.

## آپ ﷺ قرآت سے فارغ ہونے کے بعد "سکتے" (یعنی کچھ دیر تک وقفہ) فرمایا کرتے تھے :

**حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ،عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ كَانَ يَسْكُتُ سَكْتَتَيْنِ إِذَا اسْتَفْتَحَ وَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ كُلِّهَا.**

ترجمہ : نبی اکرم ﷺ دو سکتے کرتے: ایک جب نماز شروع کرتے اور دوسرا جب قرآت سے پورے طور سے فارغ ہو جاتے۔

ابو داؤد 777,778,ابن ماجہ 845, مشکوٰۃ 818 صحیح ......

## آپ ﷺ رکوع کے لیے تکبیر کہتے اور اپنے ہاتھ کندھوں (کانوں) تک اٹھاتے یعنی رفع الیدین کرتے :

**حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ، إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا ، كَذَلِكَ أَيْضًا ، وَقَالَ : سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ، وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ .**

ترجمہ: رسول اللہﷺ نماز شروع کرتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے، اسی طرح جب رکوع کے لیے اللہ اکبر کہتے اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو دونوں ہاتھ بھی اٹھاتے (رفع یدین کرتے) اور رکوع سے سر مبارک اٹھاتے ہوئے سمع اللہ لمن حمدہ، ربنا ولك الحمد کہتے تھے۔ سجدہ میں جاتے وقت رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

صحیح بُخاری 736,737,738,739,735, صحیح مسلم 862,863,864,865,ابو داؤد 730,734........

**جو لوگ رفع الیدین نہیں کرتے اُن کی دلیل: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمٍ يَعْنِي ابْنَ كُلَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ: أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ: فَصَلَّى، فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً ، قَالَ أَبُو دَاوُد: هَذَا حَدِيثٌ مُخْتَصَرٌ مِنْ حَدِيثٍ طَوِيلٍ وَلَيْسَ هُوَ بِصَحِيحٍ عَلَى هَذَا اللَّفْظِ.**

ترجمہ: عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا: کیا میں تمہیں رسول اللہﷺ کی نماز نہ پڑھاؤں؟ علقمہ کہتے ہیں: پھر ابن مسعودؓ نے نماز پڑھائی، تو رفع یدین صرف ایک بار (نماز شروع کرتے وقت) کیا ابوداؤد کہتے ہیں: یہ ایک طویل حدیث سے ماخوذ ایک مختصر ٹکڑا ہے، اور یہ حدیث اس لفظ کے ساتھ صحیح نہیں۔

ابو داؤد 748,ترمذی 257, مشکوٰۃ 809....ضعیف

یہ حدیث ضعیف ہے لیکن پھر بھی اِس حدیث سے رفع الیدین کا منسوخ ہونا ثابت نہیں ہوتا اس میں صرف نماز شروع کرتے وقت پہلی تکبیر میں صرف ایک بار رفع الیدین کرنے کا بیان ہے رکوع میں جانے اور رکوع سے اُٹھتے وقت کا ذکر ہی نہیں ہے ۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

آپ ﷺ رکوع کرتے تو گھٹنوں کو اپنے ہاتھوں سے پوری طرح پکڑ لیتے اور اپنی انگلیوں کے درمیان کشادگی رکھتے، اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کمان کی تانت کی طرح کرتے یعنی سیدھا رکھتے اور انہیں اپنے دونوں پہلوؤں سے جدا رکھتے، اور پیٹھ کو جھکا دیتے۔ پیٹھ اور سر سیدھا رکھتے، سر کو نہ زیادہ جھکاتے اور نہ ہی پیٹھ سے بلند رکھتے۔

صحیح بُخاری 828 ،735,صحیح مسلم 865,ابو داؤد 730,734,735

آپ ﷺ رکوع کرتے وقت یہ دعا پڑھتے :" سبحان ربي العظيم" صحیح مسلم 1814, ابو داؤد 874, سنن نسائی 1070---------

آپ ﷺ سے رکوع میں اور بھی دعائیں ثابت ہے ۔

آپ ﷺ رکوع سے سر مبارک اٹھاتے تو" سمع الله لمن حمده ، ربنا ولك الحمد " کہتے اور"رفع اليدين "کرتے :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ، إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا ، كَذَلِكَ أَيْضًا ، وَقَالَ : سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ، وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ .

ترجمہ : رسول اللہ ﷺ نماز شروع کرتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے، اسی طرح جب رکوع کے لیے اللہ اکبر کہتے اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو دونوں ہاتھ بھی اٹھاتے (رفع یدین کرتے) اور رکوع سے سر مبارک اٹھاتے ہوئے سمع اللہ لمن حمدہ، ربنا ولك الحمد کہتے تھے۔ سجدہ میں جاتے وقت رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

**صحیح بُخاری 735......**

**حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِكَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ، وَيَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ، وَرَفَعَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ يَدَيْهِ إِلَى أُذُنَيْهِ .**

ترجمہ : جابر بن عبداللہؓ جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے، اور جب رکوع کے لیے جاتے، یا رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی اسی طرح کرتے (یعنی رفع یدین کرتے) اور کہتے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ ابراہیم بن طہمان (راوی حدیث) نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں کانوں تک اٹھا کر بتایا۔

**سنن ابن ماجہ 868,صحیح بُخاری،صحیح مسلم مسند احمد..............**

**حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجْمِرِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ الزُّرَقِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ ، قَالَ : كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّي وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ ، قَالَ : سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، قَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ : رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ ، قَالَ : مَنِ الْمُتَكَلِّمُ ؟ قَالَ : أَنَا ، قَالَ : رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلَاثِينَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ .**

ترجمہ : رفاعہ بن رافع زرقیؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آپ رکوع سے سر اُٹھاتے تو سمع الله لمن حمده کہتے۔ ایک شخص نے پیچھے سے کہا ربنا ولك الحمد، حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه آپ ﷺ نے نماز سے فارغ ہو کر دریافت فرمایا کہ کس نے یہ کلمات کہے ہیں، اس شخص نے جواب دیا کہ میں نے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا کہ ان کلمات کو لکھنے میں وہ ایک دوسرے پر سبقت لے جانا چاہتے تھے۔

صحیح بُخاری 799.

رکوع سے اٹھنے کے بعد (یعنی قومہ میں) آپ ﷺ اس طرح سیدھے کھڑے ہو جاتے کہ تمام جوڑ سیدھے ہو جاتے اور یہی اُمت کا عملی تواتر اور اجماع ہے۔

صحیح بُخاری 828,ابوداؤد 730,735........

آپ ﷺ رکوع سے سر مبارک اُٹھانے کے بعد تھوڑی دیر تک کھڑے رہتے۔

صحیح بُخاری800,802,818,821,1044,745 ,1052,صحیح مسلم 1058,1814, سنن نسائی 1134.......-

**آپ ﷺ سجدہ کے لیے جھکتے تو اللہ اکبر کہتے** :حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ ، وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ صَلَاةٍ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ وَغَيْرِهَا فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ ، فَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ ، ثُمَّ يَقُولُ : سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، ثُمَّ يَقُولُ : رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ ، ثُمَّ يَقُولُ : اللَّهُ أَكْبَرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الْجُلُوسِ فِي الِاثْنَتَيْنِ ، وَيَفْعَلُ ذَلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ حَتَّى يَفْرُغَ مِنَ الصَّلَاةِ ، ثُمَّ يَقُولُ حِينَ يَنْصَرِفُ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَقْرَبُكُمْ شَبَهًا بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَتْ هَذِهِ لَصَلَاتَهُ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا .

ترجمہ : ابوہریرہؓ تمام نمازوں میں تکبیر کہا کرتے تھے۔ خواہ فرض ہوں یا نہ ہوں۔ رمضان کا مہینہ ہو یا کوئی اور مہینہ ہو، چنانچہ جب آپ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے، رکوع میں جاتے تو تکبیر کہتے۔ پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور اس کے بعد ربنا ولک الحمد سجدہ سے پہلے، پھر جب سجدہ کے لیے جھکتے تو اللہ اکبر کہتے۔ پھر سجدہ سے سر اٹھاتے تو اللہ اکبر کہتے۔ پھر دوسرا سجدہ کرتے وقت اللہ اکبر کہتے۔ اسی طرح سجدہ سے سر اٹھاتے تو اللہ اکبر کہتے۔ دو رکعات کے بعد قعدہ اولیٰ کرنے کے بعد جب کھڑے ہوتے تب بھی تکبیر کہتے اور آپ ہر رکعت میں ایسا ہی کرتے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہونے تک۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرماتے کہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم میں سب سے زیادہ نبی کریم ﷺ کی نماز سے مشابہ ہوں۔ اور آپ اسی طرح نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ دنیا سے تشریف لے گئے۔

صحیح بُخاری 803------

نبی اکرم ﷺ کا حکم : ''جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو وہ (ہاتھوں سے پہلے گھٹنے لگا کر) اونٹ کی طرح نہ بیٹھے، وہ گھٹنوں سے پہلے اپنے ہاتھ نیچے (زمین پر) لگائے۔''

ابو داؤد 840,841,ترمذی 269, سنن نسائی 1091,مسند احمد (صحیح) ------

جو لوگ اونٹ کی طرح ہاتھوں سے پہلے گھٹنے زمین پر رکھتے ہے ان کی دلیل ثابت نہیں شریک بن عبداللہ القاضی اِس کی سند میں مدلیس ہے اور اِس کے تمام شواہد تو انتہائی ضعیف ہے۔

صحیح حدیثوں کو چھوڑ کر اپنے اماموں کی تقلید کرنا انتہائی بیوقوفی اور گمراہی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم ہوا ہے۔ پیشانی پر اور اپنے ہاتھ سے ناک کی طرف اشارہ کیا اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کی انگلیوں پر۔ اس طرح کہ ہم نہ کپڑے سمیٹیں نہ بال۔

صحیح بُخاری 812,صحیح مسلم 1096......

آپ ﷺ جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو (زمین پر) اس طرح رکھتے کہ نہ بالکل پھیلے ہوئے ہوتے اور نہ سمٹے ہوئے، آپ ﷺ سجدے میں ناک اور پیشانی زمین پر خوب اچھی طرح جما کر رکھتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنی دونوں بغلوں سے جدا رکھتے اور اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے دونوں کندھوں اور کانوں کے بالمقابل رکھتے، آپ ﷺ اپنے پیٹ کو اپنی دونوں رانوں کے کسی حصہ پر اٹھائے بغیر اپنی دونوں رانوں کے درمیان کشادگی رکھتے، اور پاؤں کی انگلیوں کے منہ قبلہ کی طرف رکھتے، اور پاؤں کی دونوں ایڑیاں کو خوب ملا کر رکھتے۔

صحیح بُخاری 828, صحیح مسلم 1105, صحیح ابن خُزیمه 654، ابو داؤد 730,735,734، سنن نسائی 890 .....-

آپ ﷺ کا حکم: سجدہ میں اعتدال کو ملحوظ رکھو اور اپنے بازو کتوں کی طرح نہ پھیلایا کرو۔

صحیح بُخاری 822,صحیح مسلم 1104, ترمذی 275,ابو داؤد 901.....

آپ ﷺ سجدے میں یہ دعا پڑتے: "سبحان ربي الاعلي" صحیح مسلم 1814........ آپ ﷺ سے سجدے میں اور بھی دعائیں ثابت ہے۔

اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! نبوت سے مخصوص خوش خبری دینے والی چیزوں میں سے اب نیک اور سچے خواب ہی رہ گئے ہیں جو کوئی مسلمان خود دیکھ لے یا اس کے لیے کسی اور کو نظر آئے۔''

پھر فرمایا : '' خبردار ! مجھے رکوع یا سجدے کی حالت میں قرآن مجید پڑھنے سے روکا گیا ہے ، چنانچہ رکوع میں رب تعالیٰ کی عظمت بیان کرو اور سجدے میں دعا مانگنے کی کوشش کرو ( پورا زور لگا دو کیونکہ ) سجدے میں دعا قبولیت کے زیادہ لائق ہے ۔ ''

صحیح مسلم 1074,ابو داؤد 876, سنن نسائی 1046,مسند احمد....۔

آپ ﷺ جب سجدہ کرتے تو اطمینان کے ساتھ سجدہ کرتے اور جب سجدے سے اپنا سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے اور اطمینان کے ساتھ بیٹھ جاتے ۔

صحیح بُخاری 803,6251,793,6252,6667,677,802,793,صحیح مسلم1057, 867,885,ترمذی 303,ابو داؤد 783,730,857,سنن نسائی 885,1054,1137,1151,1266,1314,1315,1483,ابن ماجہ 893,1060,مسند احمد.........

آپ ﷺ جب اللہ أکبر کہہ کر سجدے سے سر مبارک اٹھاتے تو اپنا بایاں پاؤں موڑتے اور اس پر بیٹھتے ۔

ابو داؤد 963.....صحیح بُخاری 827------

آپ ﷺ جلسے میں یہ دعا پڑھنے کا حکم دیتے : "اللَّـهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي"

ترجمہ : "اے اللہ ﷻ ! مجھے بخش دے ، اور مُجھ پر رحم فرما ، اور میری رہنمائی فرما ، اور مُجھے عافیت میں رکھ ، اور مُجھے رزق عطا فرما دے ۔

صحیح مسلم 6850,-----

یہ دعا بھی ثابت ہے :"رَبِّ اغْفِرْ لِي، رَبِّ اغْفِرْ لِي"

ابو داؤد 874,سنن نسائی 1146,ابن ماجہ 897.....۔

پھر آپ ﷺ جب دوسرے سجدہ میں جاتے تو تکبیر کہتے پھر دوسرے سجدہ سے سر مبارک اٹھاتے تو تکبیر کہتے ۔

صحیح بُخاری 803,....صحیح مسلم 867...۔

آپ ﷺ جب دوسرے سجدے سے اپنا سر مبارک اُٹھتے تو تھوڑی دیر بیٹھتے پھر زمین پر ہاتھوں کا سہارا لے کر کھڑے ہوتے ۔

صحیح بُخاری 677,824,ابو داؤد 842,سنن نسائی 1154,1153.

[ران پر ٹیک لگا کر دونوں گھٹنوں کے بل اُٹھنے والی حدیث مُرسل ، ضعیف ہے]

اورآپ ﷺ جب طاق رکعت (یعنی تیسری) رکعت میں ہوتے تو اس وقت تک نہ اُٹھتے جب تک تھوڑی دیر بیٹھ نہ لیتے ۔

صحیح بُخاری 823,ترمذی 287,ابو داؤد 844,سنن نسائی 1153, ......۔

آپ ﷺ جب پہلے تشہد میں بیٹھتے تو بائیں پاؤں پر بیٹھتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے اور جب آپ ﷺ آخری تشہد میں بیٹھتے تو اپنا بایاں پیر مؤخر کرتے یعنی اسے داہنی طرف دائیں پیر کے نیچے سے نکال لیتے اور سرین پر بیٹھتے اور اپنے دائیں پیر کی انگلیوں کے سروں کو قبلہ کی طرف متوجہ کرتے اور اپنا دایاں ہاتھ اپنی دائیں ران پراور اپنا بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھتے اور کبھی اپنا بایاں ہاتھ اپنے بائیں گھٹنے پررکھتے اور اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں گھٹنے پر رکھتے اور دایاں ہاتھ کے انگوٹھے کو درمیانی اُنگلی سے ملاکر حلقہ بناتے اور آپ ﷺ شہادت کی اُنگلی کو تھوڑا سا جُھکا دیتے اور اُنگلی سے اشارہ کرتے ہوئے تشہد میں دعا کرتے اور اُنگلی کو (آہستہ –آہستہ) حرکت بھی دیتے اور اِس کی طرف دیکھتے رہتے تھے ۔

صحیح بُخاری 828,صحیح مسلم 1308,1309,1310,صحیح ابن خزیمہ 697,698,713,718,719,ترمذی 293,304,305,ابو داوٗد 986,987,991,730,سنن نسائی 1266,1267 ,1161,1162,ابن ماجہ 912،1061,صحیح ابن حبان 1867, سنن الکبریٰ ......مسند احمد.....۔

نبی کریم ﷺ نے صحابہؓ کو تشہد (میں درج ذیل دعا) اِس طرح سکھاتے تھے جس طرح آپ ﷺ صحابہؓ کو قرآن مجید کی کوئی سورت سکھایا کرتے تھے: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ۔

ترجمہ: ساری تحیات، بندگیاں اور کوششیں اوراچھی باتیں خاص اللہ ہی کے لیے ہیں اوراے نبی! آپ پر سلام ہو، اللہ کی رحمتیں اوراس کی برکتیں نازل ہوں۔ ہم پر سلام ہو اور اللہ کے سب نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں ۔

صحیح بُخاری 831,835,1202,6265,صحیح مسلم 897...۔

اوراِس طرح پڑھنا بھی ثابت ہے :التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ، الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ»

صحیح مسلم 902,ترمذی 290,ابو داؤد 973,سنن نسائی 1175,ابن ماجہ 900,مشکوٰۃ 910.....۔

نبی کریم ﷺ تشہد کے لیے یہ درود شریف بھی سکھایا کرتے : اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓي اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓي اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰٓي اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓي اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓي اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰٓي اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

ترجمہ : اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد ﷺ پر اورآلِ محمد ﷺ پر جیسے تونے رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ اسلام پر اورآلِ ابراہیم علیہ اسلام پر، یقیناً تو قابلِ تعریف، بڑی شان والا ہے۔ اے اللہ! برکت نازل فرما محمد ﷺ پر اورآلِ محمد ﷺ پر جیسے تونے برکت نازل فرمائی ابراہیم علیہ اسلام پر اورآلِ ابراہیم علیہ اسلام پر، یقیناً تو قابلِ تعریف، بڑی شان والا ہے۔

صحیح بُخاری 3370,صحیح مسلم 908,907, مسند احمد....۔

آپ ﷺ کا حکم : جب تم میں سے کوئی آخری تشہد (تحیات اور درود) سے فارغ ہو جائے تو چار چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے : جہنم کے عذاب سے ، قبر کے عذاب سے زندگی اور موت کی آزمائش سے اور مسیح دجال کے شر سے :اللهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ

ترجمہ: اے اللہ! میں جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت میں آزمائش سے اور مسیح دجال کے فتنے کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

صحیح مسلم 1326,1324,ابن ماجہ909.

آپ ﷺ نے تشہد (تحیات اور درود) کے بعد اِس کے علاوہ اختیار دیا کے جو دعا (قرآن اور سنت میں) زیادہ پسند ہو کرو۔

صحیح بُخاری 835,صحیح مسلم 897,سنن نسائی 1299.......

نبی کریم ﷺ کی اکثر یہ دعا ہوا کرتی تھی: اَللَّهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً ، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ .

ترجمہ: اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی (حسنۃ) عطا کر اور آخرت میں بھلائی عطا کر اور ہمیں دوزخ سے بچا۔"

صحیح بُخاری 6389,صحیح مسلم 6840,6841....

رسول اللہ ﷺ اپنے دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے، یہاں تک کہ آپ کے رخسار کی سفیدی دکھائی دینے لگتی، اور آپ (دائیں اور بائیں دونوں طرف سلام پھیرتے وقت) کہتے: السلام علیکم ورحمة الله.

ابن ماجہ 914, صحیح بُخاری 838,صحیح مسلم 1315,ابو داؤد 996...

اور نمازِ جنازہ میں دائیں جانب صرف ایک سلام پھیرنا سنت ہے

مستدرک الحاکم 1332,1331,سنن الکبری للبیھقی 6982تا6987,.... .

یہ ہے نمازِ محمدی ﷺ.

مرد ہو یا عورت دونوں کے لیے نماز اِس ہی طریقہ میں پڑنا فرض ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ کا حکم ہے

:صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي .

اللہ تعالیٰ ہمیں حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ۔

## کیا بدعتی کے پیچھے نماز نہیں ہوتی ؟

اُن لوگوں کی دلیل جو کہتے ہیں "بدعتی کے پیچھے نماز نہیں ہوتی"

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الْقَتَّاتُ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ، فَثَوَّبَ رَجُلٌ فِي الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ،قَالَ: اخْرُجْ بِنَا فَإِنَّ هَذِهِ بِدْعَةٌ .

ترجمہ : راوی کہتے ہے کہ میں ابن عمرؓ کے ساتھ تھا کہ ایک شخص نے ظہر یا عصر میں تثویب کی، تو ابن عمرؓ نے کہا: ہمیں یہاں سے لے چلو، اس لیے کہ یہ بدعت ہے۔ ابو داؤد539(538) یہ حدیث ضعیف ہے اِس میں أَبُو يَحْيَى الْقَتَّاتُ ضعیف راوی ہے أنوار الصحيفة ص 33

« تثویب : اذان میں نماز کے لیے اعلان کیے جانے والے الفاظ مثلاً" الصلاة خير من النوم ." »

یہ دلیل تو فارغ ہوگئی کیونکہ حدیث ضعیف ہے اور بھی ایسی کئی حدیثوں سے اپنا موقف ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں پر ثابت ہوتا نہیں ۔

امام بخاری نے صحیح بخاری میں باب باندھا ہے «بَابُ إِمَامَةِ الْمَفْتُونِ وَالْمُبْتَدِعِ»۔ ترجمہ :« باغی اور بدعتی کی امامت» : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : وَقَالَ لَنَا : مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ خِيَارٍ ، أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ مَحْصُورٌ ، فَقَالَ : إِنَّكَ إِمَامُ عَامَّةٍ ، وَنَزَلَ بِكَ مَا نَرَى ، وَيُصَلِّي لَنَا إِمَامُ فِتْنَةٍ وَنَتَحَرَّجُ ، فَقَالَ : الصَّلَاةُ أَحْسَنُ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ ، فَإِذَا أَحْسَنَ النَّاسُ فَأَحْسِنْ مَعَهُمْ ، وَإِذَا أَسَاءُوا فَاجْتَنِبْ إِسَاءَتَهُمْ ، وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ : قَالَ الزُّهْرِيُّ : لَا نَرَى أَنْ يُصَلَّى خَلْفَ الْمُخَنَّثِ إِلَّا مِنْ ضَرُورَةٍ لَا بُدَّ مِنْهَا .

ترجمہ : راوی فرماتے ہیں وہ خود عثمان غنیؓ کے پاس گئے۔ جب کہ باغیوں نے ان کو گھیر رکھا تھا۔ انہوں نے کہا کہ آپ ہی عام مسلمانوں کے امام ہیں مگر آپ پر جو مصیبت ہے وہ آپ کو معلوم ہے۔ ان حالات میں باغیوں کا مقررہ امام نماز پڑھا رہا ہے۔ ہم ڈرتے ہیں کہ اس کے پیچھے نماز پڑھ کر گنہگار نہ ہو جائیں۔ عثمانؓ نے جواب دیا نماز تو جو لوگ کام کرتے ہیں ان کاموں میں سب سے بہترین کام ہے۔ تو وہ جب اچھا کام کریں تم بھی اس کے ساتھ مل کر اچھا کام کرو اور جب وہ برا کام کریں تو تم ان کی برائی سے الگ رہو اور محمد بن یزید زبیدی نے کہا کہ امام زہری نے فرمایا کہ ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ ہیجڑے کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ مگر ایسی ہی لاچاری ہو تو اور بات ہے جس کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو۔

**صحیح بُخاری 695**

امام بخاری نے اس حدیث سے ثابت کیا ہے کہ بدعتی کے پیچھے نماز ہوجاتی ہے ۔

اور صرف اُس بدعتی کے پیچھے نماز نہیں پڑھنا ہے جس کی بدعت کُفر پر ہو جیسے : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، حَدَّثَنَا أَبُو صَخْرٍ، عَنْنَافِعٍ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: إِنَّ فُلَانًا يُقْرِأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ، قَالَ: إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ، فَإِنْ كَانَ قَدْ أَحْدَثَ فَلَا تُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: يَكُونُ فِي أُمَّتِي أَوْ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ مَسْخٌ وَخَسْفٌ وَقَذْفٌ، وَذَلِكَ فِي أَهْلِ الْقَدَرِ .

ترجمہ : ابن عمرؓ کے پاس ایک شخص نے آکر کہا: فلاں شخص آپ کو سلام کہتا ہے، انہوں نے کہا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ اس نے دین میں بدعت نکالی ہے، اگر اس نے ایسا کیا ہو تو اسے میرا سلام نہ کہنا، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: میری امت میں (یا اس امت میں) مسخ (صورتوں کی تبدیلی)، اور زمین کا دھنسنا آسمان سے پتھروں کی بارش کا ہونا ہو گا، اور یہ قدریہ میں ہو گا جو تقدیر کے منکر ہیں۔

**ابن ماجہ 4061.**

یعنی وہ بدعتی جس کی بدعت کُفر پر ہو جیسے تقدیر کا انکار کرنا۔

تقدیر اُن چیزوں میں سے ہے جس پر ایمان رکھنا ہر کلمہ گو مسلمان پر فرض ہے :حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ: يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ بَعَثَنِي بِالْحَقِّ، وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ، وَبِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَيُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ

۔ترجمہ : حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کوئی بندہ چار چیزوں پر ایمان لائے بغیر مومن نہیں ہو سکتا: گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، اس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے، موت پر ایمان لائے، مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان لائے، تقدیر پر ایمان لائے"۔

ترمذی 2149,ابن ماجہ 81,مسند احمد....

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

(اے نبی ﷺ) پس نہیں آپ کے رب کی قسم ! یہ ہرگز مؤمن نہیں ہوسکتے جب تک کہ یہ آپ کو حکم نہ مانیں ان تمام معاملات میں جو ان کے مابین پیدا ہوجائیں پھر جو کچھ آپ فیصلہ کردیں اس پر اپنے دلوں میں بھی کوئی تنگی محسوس نہ کریں اور سر تسلیم خم کریں جیسے کہ سر تسلیم خم کرنے کا حق ہے

سورۃ النساء آیت 65.

أَعوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطانِ الرَّجيم

بِسْــــــــمِ اِللہالرَّحْمَنِ االرَّحِيم

السَّلَامُ عَلَيْكُمُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُه

اس کتاب میں اُن ۱۲ وجوہات کا ذکر ہیں جن کی وجہ سے آج مسلمانوں میں بہت اختلافات پائے جاتے ہے اس کتاب کے ساتھ دیا گیا ہے - referenceمیں اُن ۱۲ مسائل کا حل قرآن اور سنت کی روشنی میں پورے

1 فرقہ واریت کی اصل وجہ ہے قرآن کے ساتھ ظُلم کرنا.

2 اسلام میں فرقہ واریت کی بڑی وجوہات میں سے ایک بڑی وجہ ہے تقلید.

3 فرقہ واریت کی ایک اور سب سے بڑی وجہ بزرگ پرستی ہیں جو تقلید سے بھی بدترین ہے.

4 فرقہ واریت کی اور ایک اصل وجہ مال و دولت .

5 فرقہ واریت کی اصل وجہ علماء سوء کا دھوکا قرآن اور صحیح حدیث کو لیکر.

6 فرقہ واریت کی ایک اور اصل وجہ مولا علی عَلَيْهِ السَّلَام سے دُشمنی اور محبت میں غلو کرنا.

7 فرقہ واریت کی ایک اصل وجہ ہے ایمان ابی طلب.

8 فرقہ واریت کی ایک اور اصل وجہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شہادت کا واقعہ.

9 فرقہ واریت کی ایک اور اصل وجہ (باغِ) فَـــــــــدَك کا مسئلہ.

10 فرقہ واریت کی ایک اور اصل وجہ نماز کو لیکر.

11 فرقہ واریت کی ایک اور اصل وجہ نکاح اور طلاق کو لیکر.

12 فرقہ واریت کی آخری اور سب سے بڑی اصل وجہ شرک اور بدعت.

اس کتاب کو ایک دفعہ ضرور دیکھیں ان شاء اللہ آپ کو قرآن و سنت سے صحیح معاملہ سمجھ آجائے گا ۔ آپ اِس کتاب کو downloadکریں ان شاء اللہ آپ بھی صدقہِ جاریہ کے مستحق shareکریں ، اور لوگوں سے بھی اِس کو ہوگئے ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :’’ جب انسان فوت ہو جائے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین اعمال کے ( وہ منقطع نہیں ہوتے ) : صدقہ جاریہ یا ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے یا نیک بیٹا جو اس کے لیے دعا کرے ۔‘‘ صحیح مسلم 4223 (1631) .

Download or read online link:

https://archive.org/embed/20230618_20230618_0635

Feedback on : SayyedShahidBinAbdulHameed@gmail.com